# مارکسی ایمانیات اور اخلاقیات

جاوید اکبر انصاری

کارل مارکس (۱۸۱۸ تا ۱۸۸۳) وہ مفکر ہے جس نے سرمایہ داری کو بحیثیت ایک نظاماتی کلیت کے پہچانا اور سرمایہ دارانہ انفرادیت، معاشرت اور ریاست کی جامع تشریح مرتب کی اور اس تشریح کی بنیاد پر اشتراکی سرمایہ داری وجود میں آئی جس نے مدت دراز تک آدھی دنیا کو متاثر کیا اور آج بھی چین میں ریاستی پالیسی سازی کا محور ہے۔ مارکسی فکر کو سمجھے بغیر سرمایہ دارانہ نظام کی کلیت کی تفہیم ناممکن ہے۔ اس مضمون میں مارکسی فکر کی ایمانی اور اخلاقی مفروضات بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

## مارکسی ایمانیات

مارکس ایک مادہ پرست ہے۔ وہ تاریخ کا ایک تضاداتی (dialectical) تصور مرتب کرتا ہے جسے مادی جدلی تاریخیت (historical/dialectical materialism) بھی کہتے ہیں۔ اس تعبیر میں پیداواری عمل تاریخی ارتقاء کا اصل محرک گردانا جاتا ہے۔ ہیومن بیئنگ شعورِ ذات پیداواری عمل میں شرکت سے حاصل کرتا ہے۔ مارکس مارکیٹی سرمایہ داری پر اس تصورِ ذات کو مسخ کرنے اور معاشرتی اجنبیت (alienation) کو فروغ دینے کا الزام لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ اشتراکی سرمایہ داری ذاتی ملکیت کو ختم کر کے پیداواری عمل کو شعورِ ذات کے عمل سے نسبتاً ہم آہنگ کر دے گی۔ یوں وہ فطرتِ انسانی (human nature) کی ایک مادی تعبیر مرتب کرتا ہے۔

مارکس کے نزدیک انسان ہیومن بیئنگ (human being) ہے۔ اس کا مقصدِ وجود اور عمل حصول آزادی اور خود مختاری ہے اور پیداواری عمل وہ ذریعہ ہے جس سے ہیومن بیئنگ اپنے ارادے (will) کے اظہار کے طور پر کائنات کی تخلیق کرتا ہے۔ ہیومن بیئنگ احد اور صمد، خالق اور رب ہے اور اس ربوبیت کو آفاقی (universal) بنانے کے لیے ضروری

ہے کہ ہیومن بیئنگ کا انفرادی عمل معاشرتی عمل کے ہر پہلو سے ہم آہنگ ہو۔ ہیومن بیئنگ کی ہیومنٹی (humanity) کا اظہار بذریعۂ ربوبیت ہی ہوتا ہے۔

حصولِ ربوبیت کی جستجو تو ایک مستقل ہیومن وصف ہے۔ لیکن اس کا اظہار مختلف تاریخی ادوار میں مختلف عملی طریقوں سے ہوتا ہے۔ جیسے جیسے پیداواری نظام میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ویسے ویسے ہیومن بیئنگ کی فطرت میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ (گو کہ اس کا اصل مدعا ہر زمانے میں حصولِ آزادی اور خود مختاری ہی رہتا ہے)۔ پیداواری عمل انسانی فطرت کی تعمیر کرتا ہے۔ وہ ہیومن بیئنگ کی خواہشات، استعداد اور شعور کو متعین کرتا ہے۔

مارکس کے نزدیک سرمایہ دارانہ نظام ہیومن بیئنگ کے درمیان جس نوعیت کے معاشرتی روابط تعمیر کرتا ہے وہ معاشرتی تنظیم ہیومن بیئنگ کو ایک دوسرے کے لیے اجنبی بنا دیتی ہے۔ اس اجنبیت کی بنیادی وجہ مارکس کے نزدیک پیداواری نظام میں ایک عام آدمی کی محکومانہ پیوستگی ہے۔ ایک عام ہیومن بیئنگ [مارکس اس کو پرولتاری (proletariat) کہتا ہے] پیداواری عمل میں تحکمی قوت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ہیومن بیئنگ کا ایک مخصوص طبقہ [مارکس انہیں بورژوا (bourgeoisie) کہتا ہے] حصولِ منافع کے لیے عام ہیومن بیئنگ یعنی پرولتاریہ کا استحصال کرتا ہے اور یہ طبقہ صرف اپنے طبقے کے اندر ہی مسابقت کا عمل جاری رکھتا ہے اور سرمایہ دارانہ مارکیٹی تنظیم پورے معاشرے پر حاوی ہو جاتی ہے۔

اس نظام میں حصول آزادی اور خود مختاری یعنی ربوبیت، ہیومن بیئنگ کے لیے بطور نوع کے، ناممکن ہو جاتی ہے لہٰذا مارکس کے نزدیک سرمایہ دارانہ نظام کی مسلط کردہ اجنبیت کو دور کرنے کے لیے مارکیٹی تنظیم کو (سرمایہ داری کو نہیں) منہدم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر پرولتاریہ طبقاتی شعور (class consciousness) حاصل کریں تو اسی پیداواری قوت کے ذریعے جو سرمایہ داری فراہم کرتی ہے، حصولِ آزادی اور خود مختاری، یعنی ربوبیت کا حصول ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

طبقاتی شعور یہ ہے کہ پرولتاریہ حصولِ آزادی اور خود مختاری (یعنی ربوبیت) کو ایک نوعی

تقاضا سمجھے یعنی یہ سمجھے کہ پوری ہیومنٹی اجتماعی جدوجہد کے ذریعے ہی حصولِ آزادی اور خود مختاری یعنی ربوبیت کو ممکن بنا سکتی ہے۔ انفرادی عمل کے ذریعہ یہ ممکن نہیں۔ مارکس نوعی بشریت (species being) کا تصور پیش کرتا ہے یعنی ایک ایسا ہیومن بیئنگ جو اپنی نوعی ربوبیت کا شعور رکھتا ہو اور جو اپنے ذاتی اغراض اور مفادات کو نوعی حصولِ ربوبیت کے لیے قربان کرنے پر ہر وقت آمادہ ہے۔

پرولتاری طبقاتی شعور کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ پرولتاری کو اس بات کا احساس ہو کہ بورژوا طبقہ ذاتی ملکیت کے ذریعے اس کا استحصال کر رہا ہے اور بورژوا طبقے سے ریاستی اور اقتصادی اختیار چھین لینا نوعی آزادی اور خود مختاری کے حصول کے لیے ضروری ہے۔

مارکس سرمایہ داری کا ایک وکیل ہے[۱]۔ وہ کہتا ہے کہ سرمایہ داری وہ پہلا تاریخی نظام ہے جس میں طبقاتی شعور کا حصول ممکن ہے۔ پرولتاریہ ہیومنٹی کا نمائندہ طبقہ ہے جو ان بندشوں کو رفع کرنے کے لیے جدوجہد کر سکتا ہے جو مارکیٹی نظام نے شعورِ نوعی اور خواہشات کی لامتناہی بڑھوتری کی راہ میں کھڑی کر رکھی ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مارکیٹی نظام کی جگہ ریاستی سرمایہ کاری کو ایسی منصوبہ بندی کے ذریعے منظم کیا جائے جو پرولتاریہ کی تحویل میں ہو[۲]۔

مارکس کے مطابق سرمایہ دارانہ مارکیٹی نظام کا وجود اشتراکی سرمایہ داری کے قیام کے لیے ایک لازمی پیش خیمے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مارکیٹی سرمایہ دارانہ نظام ہی ہے جس نے وہ پیداواری ترقی ممکن بنائی ہے جس میں نوعی بشریت کے شعور کا فروغ، حصولِ آزادی اور خود مختاری اور خواہشات کی لامتناہی بڑھوتری ممکن ہے۔ لہٰذا سرمایہ دارانہ نظام کی مذہبی یا مثالیاتی مزاحمت کرنا فضول اور لایعنی فعل ہے[۳]۔ سرمایہ دارانہ پیداواری نظام کی ارتقاء کے بغیر خواہشات کی لامتناہی بڑھوتری اور ہیومن ربوبیت کا اظہار ناممکن ہے۔ اگر سرمایہ داری کے مارکیٹی نظام کا انہدام کر دیا جائے تو سرمایہ دارانہ پیداواری عمل کے ذریعے ہی نوعی بشریت کی آفاقی ربوبیت کا قیام ممکن بنایا جا سکتا ہے[۴]۔

# مارکسی اخلاقیات

سرمایہ دارانہ مارکیٹی نظام ہیومن بیئنگ کو خود غرض مطلب پرست اور تنہا انفرادیت کا خواہاں بنادیتا ہے۔ خود غرضی اور معاشرتی اجنبیت مارکس کے مطابق وہ خصوصیات ہیں جو نوعی ربوبیت کے شعور کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ یہ ہیومن بیئنگ کو اس کی اصلی ضرورت یعنی اس کی بشری ربوبیت کے اظہار کے شعور سے محروم کر دیتے ہیں۔ لیکن سرمایہ دارانہ نظام یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ اس کی مارکیٹی تنظیم کی جگہ ریاستی یا کمیونٹی ادارہ سازی کے ذریعے نوعی ربوبیت کے شعور کو فروغ دیا جاسکے اور سرمایہ دارانہ پیداواری ثمرات کا حصول تمام ہیومنٹی کے لیے ممکن ہو جائے۔ طبقاتی نظام کا خاتمہ ہو اور ہیومنٹی اپنی لامتناہی طور پر بڑھتی خواہشات کی تکمیل کر کے کائنات پر اپنا ارادہ مسلط کرے۔ یہی انسانی ربوبیت کا اظہار ہے۔

مارکس کے مطابق وہ انفرادیت جو نوعی ربوبیت کے اظہار کو اختیار کرے سرمایہ دارانہ مارکیٹی شعور ہی سے ابھرے گی اور اس کی خواہشات اور خیالات میں کوئی جوہری تبدیلی پیدا نہیں ہوگی۔ صرف یہ ہوگا کہ ریاستی / کمیونٹی منصوبہ بندی کے تحت ان خواہشات کے اظہار کا ذریعہ بدل جائے گا اور وہ نوعی ربوبیت کے اظہار سے ہم آہنگ ہو جائیں گی۔ اسی چیز کو مارکس کثیر الجہتی انفرادیت (rich individuality) کہتا ہے۔ کثیر الجہتی انفرادیت حصولِ آزادی اور خود مختاری کی طالب ہوتی ہے۔ مارکیٹی سرمایہ داری ان مقاصد کے حصول کا دعویٰ کرتی ہے لیکن مارکس کے بقول یہ ایک جھوٹا دعویٰ ہے۔ مارکس کے بقول مارکیٹی سرمایہ داری میں جو قانونی اور دستوری حقوق فراہم کیے جاتے ہیں مارکیٹی عمل ان کے حصول کو پرولتاریہ کے لیے عملاً ناممکن بنادیتا ہے[۵]۔

مارکس سرمایہ دارانہ حقوق کی فراہمی کو ضروری تصور کرتا ہے لیکن اس کے خیال میں یہ سرمایہ دارانہ حقوق عملاً صرف ایک ایسے نظام میں فراہم کیے جاسکتے ہیں جہاں پیداواری نظام مارکیٹ کی گرفت سے آزاد ہو اور جہاں معاشی اور معاشرتی تعلقات ایسی منصوبہ بندی کے

عکاس ہوں جو ہیومن بیئنگ کے لیے یہ ممکن بنادے کہ وہ اپنی نوعی ربوبیت کا ادراک حاصل کرلے۔ ذاتی ملکیت کو ختم کر کے (سرمایہ دارانہ ملکیت کو نہیں) ایسے نظام کو قائم کیا جا سکتا ہے جہاں عملاً سرمایہ دارانہ انفرادی حقوق سب کو میسر ہوں۔

مارکیٹی سرمایہ داری کے دور میں انفرادی حقوق کے حصول کی جدوجہد کو مارکس سراہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ طبقاتی شعور کے فروغ کے لیے سرمایہ دارانہ حقوق کے حصول کی جدوجہد اہمیت رکھتی ہے۔ وہ سرمایہ دارانہ انفرادی حقوق کو آفاقی تصور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان حقوق کے حصول کی جدوجہد سوشلسٹ سرمایہ دارانہ نظام میں جاری رہنی چاہیے۔

مارکس اصولاً اخلاقی ضوابط کی کارفرمائی کا قائل نہیں لیکن چونکہ وہ مارکیٹی سرمایہ داری سے اشتراکی سرمایہ داری کی طرف مراجعت کے لیے پیداوار کی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ طبقاتی شعور کی پیدائش کو بھی لازمی قرار دیتا ہے لہٰذا مارکسی نظریے کے اخلاقی رجحان کی نشان دہی کی جاسکتی ہے۔

مارکس کے مطابق پیداواری نظاماتی ارتقاء، طبقاتی شعور کی پیداوار کے لیے کافی نہیں بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ پرولتاریہ طبقاتی کشمکش کی ضرورت کو پہچانے۔ طبقاتی کشمکش میں حصہ لینے والے پرولتاری ہیومن بیئنگ کے اہداف لازماً دوئی (duality) کے غماز ہوتے ہیں۔ وہ بورژوا سے نفرت کرتا ہے۔ بورژوا کے خلاف غضب اور حسد کا اظہار کرتا ہے۔ بورژوا سے وسائل اور اقتدار چھیننے کی مسلسل جستجو کرتا ہے۔ اس کے برعکس اپنے ہم طبقہ پرولتاریوں سے انسیت، ایثار اور تعاون کا اظہار کرتا ہے۔ یہ تضاداتی (dialectical) شخصیت سازی طبقاتی کشمکش کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

مارکس مذہبی تصور اخلاقیات کا شدید ناقد ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آفاقی اخلاقی اصولوں کی نشان دہی تاریخی ارتقائی عمل کو نظرانداز کرتی ہے۔ وہ بالخصوص کانٹ کے تصور جنت (Kingdom of Ends) کا ناقد ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کانٹ کا تصورِ خود مختار (autonomous) انفرادیت غیر تاریخی ہے اور ان مادی بندشوں اور رکاوٹوں کو خاطر

میں نہیں لاتا جو ہیومن بیئنگ کی خود اختیاریت (ربوبیت) کو محدود کرتی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ آزادی اور خود مختاری کے آفاقی حصول کے لیے یہ ضروری نہیں کہ کسی آفاقی اخلاقی اصول (categorical imperative) یا عیسائیت کے رہنما اخلاقی اصولوں (Decalogue) کی پابندی کی جائے۔ بلکہ پیداواری نظاماتی ارتقاء کے تناظر میں طبقاتی کشمکش کے ذریعے ہم پوری ہیومنٹی کے لیے آزادی اور خود مختاری کے ثمرات مہیا کر سکتے ہیں۔ کانٹین عیسائی تصور انفرادیت اپنی غیر تاریخیت کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ فرد کی معاشرتی پیوستگی کو نظر انداز کرتا ہے، آزادی اور خود اختیاریت کے آفاقی اظہار کو ناممکن بنا دیتا ہے۔ مارکس کے مطابق آزادی اور خود مختاری (ربوبیت) کے حصول کا عمل ایک نوعی عمل ہے۔ فرد واحد اپنے انفرادی عمل کے ذریعے آزاد اور خود مختار نہیں ہو سکتا[۶]۔

مارکس کی خیالی جنت کمیونزم میں مارکس کے مطابق اخلاقیات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مارکسی جنت میں ہیومن بیئنگ احد، صمد اور خالق کائنات ہو جائے گا۔ اسے کسی اخلاقی ضوابط کی پابندی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پیداوار اتنی زیادہ ہو گی کہ وہ اپنی بڑھتی ہوئی خواہشات کو پورا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ وہ کائنات کو اپنے ارادے کا تابع کر لے گا اور طبقاتی کشمکش ختم ہو جائے گی۔ یوں پوری ہیومنٹی سرمایہ دارانہ عقلیت کے ذریعے شعوراً اور عملاً آزادی اور خود مختاری (ربوبیت) کو حاصل کر لے گی[۷]۔

# مارکس کا کفر

مارکس جاہلیت خالصہ کے کافر اماموں میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ بہت سے مسلمان اس کی تعلیمات کی جزوی تفہیم کے ذریعے مارکسزم سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ عموماً وہ ان ایمانیات اور اخلاقیات سے واقف نہیں جو مارکس کی فکر کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ مارکس کے مندرجہ ذیل عقائد اور نظریات کفر ہیں:

ا۔ انسانیت ہیومنٹی ہے یعنی بحیثیت نوع انسانیت خالق، احد، صمد اور رب بننے کی استطاعت رکھتی ہے۔

۲۔ ہیومنٹی کا مقصد وجود اپنی مفروضہ ربوبیت کا اظہار (قیام) ہے۔
۳۔ وجود اور صفات باری تعالیٰ سے انکار
۴۔ مادہ پرستی
۵۔ آخرت سے انکار اور دنیا میں جنت بنانے کی امید اور خواہش
۶۔ تاریخ کی مادی تعبیر (historical materialism) اور عمل پیداوار کو شخصیت سازی میں فیصل تصور کرنا
۷۔ پیداواری نظاماتی تغیر کو معاشرتی تنظیم کا فیصل محرک سمجھنا۔
۸۔ معاشرے کی طبقاتی تقسیم اور تصورِ طبقاتی کشمکش (class struggle)
۹۔ سرمایہ کے محکومین یعنی پرولتاریہ (proletariat) کا ہیومنٹی کا نمایندہ ہونا اور طبقاتی شعور (class consciousness) کا مکلف ہونا یعنی یہ شعور حاصل کرنا کہ تمام ہیومنٹی کے حصول ربوبیت کے لیے جدوجہد کرنا لازمی امر ہے۔
۱۰۔ بورژوا کے غلبے کے دور میں پرولتاریہ کا لازماً غضب ناک اور حاسد ہونا۔
۱۱۔ خیالی جنت یعنی کمیونزم کے دور میں اخلاقی اصولوں اور ضوابط کا خاتمہ
۱۲۔ ریاستی سرمایہ داری کی وکالت اور ریاستی نظام کو پہلے پرولتاریہ کی آمریت (dictatorship of the proletariat) اور آخر میں کمیونزم میں تبدیلی کرنے سے سرمایہ دارانہ نظام کے خاتمے کی امید رکھنا۔ حقیقت میں پرولتاریہ کی آمریت اور کمیونزم محض سرمایہ دارانہ نظام کی ترتیب نو ہے۔
۱۳۔ آخرت اور جزاو سزا سے انکار۔ مارکس کے بیانیے میں موت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

اجمالاً یہ کہنا درست ہو گا کہ مارکسزم خالص کفر ہے۔ یہ تنویری فکر کی سب سے فاسد اور ملحدانہ تشریح ہے جس نے یورپی مذہبی روایات سے اپنا راستہ بالکل منقطع کر لیا ہے۔ اس فکر کے کسی عنصر کو اسلامی انقلابی جدوجہد کا حصہ نہیں بنایا جا سکتا۔

## نوٹس و حوالہ جات

ا۔ مارکس کے نزدیک سرمایہ داری نے وہ "پیداواری قوتیں" (Productive Forces) پیدا کر دی ہیں جو

انسانیت کو قدرت کی محکومی سے نکال کر 'ربوبیت' کے مقام تک پہنچا سکتی ہیں۔ مارکس کا اعتراض سرمایہ داری کی پیداواری صلاحیت پر نہیں، بلکہ اس کی تقسیم (Distribution) اور اس کے مارکیٹی نظام (Anarchy of the Market) پر ہے جو انسان کو اس کے نزدیک اپنی ہی تخلیق کا غلام بنا دیتا ہے۔

۲۔ مارکس کے نزدیک انفرادی آزادی سرمایہ دارانہ نظام میں محض ایک وہم (Illusion) ہے۔ حقیقی آزادی صرف اسی وقت ممکن ہے جب انسان 'اجتماعی وجود' کے طور پر کام کرے۔ یہاں 'ربوبیت' کا تصور اس 'آفاقی انسان' کی تشکیل کرتا ہے جو مادی کمیابی (Scarcity) پر قابو پا کر اپنی خواہشات کی لامتناہی بڑھوتری کو منظم (Plan) کر سکتا ہے۔

۳۔ "سرمایہ دارانہ نظام کی مذہبی یا مثالیاتی مزاحمت کرنا فضول ہے"۔ یہ مارکس کا وہ دوٹوک موقف ہے جسے "Scientific Socialism" کہا جاتا ہے۔ وہ رومانویت (Romanticism) کا مخالف تھا جو ماضی کی طرف دیکھتی تھی۔ اس کے نزدیک نجات کا راستہ پیچھے (مذہب یا قدیم سماج) کی طرف نہیں بلکہ آگے (ٹیکنالوجی اور سرمایہ دارانہ ارتقاء کے بطن سے برآمد ہونے والے انقلاب) کی طرف ہے۔

۴۔ "مارکیٹی تنظیم" کے انہدام اور "ریاستی منصوبہ بندی" کی جو بات ہے، وہ دراصل 'شعوری کنٹرول' کی بحث ہے۔ مارکس کا ماننا ہے کہ جب تک مارکیٹ کے "اندھے قوانین" (Invisible Hand) معیشت چلائیں گے، انسان 'اجنبی' رہے گا۔ ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان "پیداواری عمل" کو اپنے شعوری ارادے (Will) کے تابع کر لے، جیسا کہ ایک خالق اپنی تخلیق پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔

۵۔ مارکس کے نزدیک سرمایہ داری نے انسان کو محض ایک "پیداواری پرزہ" بنا دیا تھا، جبکہ اشتراکی منصوبہ بندی کا مقصد انسان کو اتنی فرصت اور وسائل فراہم کرنا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو ہر جہت میں (بطورِ فنکار، مفکر، اور خالق) بروئے کار لا سکے۔ یہ "کائنات پر اپنے ارادے کو مسلط کرنا" دراصل اس کی ربوبیت کا اظہار ہے۔

Marx talks of the "development of the rich individuality which is as all sided in its production as in its consumption." (Marx, Grundrisse, Vintage Books, 1973: 325).

۶۔ مارکس کے نزدیک اخلاقیات کوئی آسمانی یا مجرد (Abstract) چیز نہیں بلکہ مادی حالات کی پیداوار ہے۔ کانٹ کی غلطی یہ تھی کہ وہ فرد کو مادی بندشوں سے آزاد ایک خود مختار اکائی سمجھتا تھا، جبکہ مارکس کے نزدیک فرد اپنی "معاشرتی پیوستگی" اور "پیداواری نظام" کے بغیر کچھ نہیں۔

نجات اخلاقی اصولوں کی پیروی میں نہیں بلکہ مادی نظام (مارکیٹ) کے انہدام میں ہے۔

۷۔ مارکس کے نزدیک (اشتراکی) اخلاقیات کی ضرورت صرف اس وقت تک ہے جب تک طبقاتی کشمکش اور کمیابی (Scarcity) موجود ہے۔ جب پیداوار کی لامتناہی بڑھوتری ہو جائے گی اور طبقات ختم ہو جائیں گے، تو

انسان "ضرورت کے جبر" سے نکل کر "آزادی کی قلمرو" میں داخل ہو جائے گا۔ وہاں اسے کسی 'ضابطے' کی ضرورت نہیں ہو گی کیونکہ وہ خود "احد اور صمد" (اپنے ارادے کا خالق) بن چکا ہو گا۔

## مجوزہ کتابیات (Selected Bibliography)


۱۔ اسلامی انقلابی نقطۂ نظر (Islamic Revolutionary Perspective)

Javed A. Ansari, Mutiny in East Europe: Some Lessons for Islamic Revolutionaries, *The Universal Message*, April -May 1990.

Javed A. Ansari, Political Reforms in China: Some Lessons for Islamic Revolutionaries, *The Universal Message*, Karachi, 1986.

۲۔ بنیادی مارکسی متون (Primary Sources)

Marx, Karl. (1844). *Economic and Philosophic Manuscripts of 1844*.

(یہ وہ بنیادی متن ہے جہاں مارکس 'اجنبیت' (Alienation) اور 'نوعی بشریت' (Species-being) کا فلسفہ پیش کرتا ہے، جسے ہم نے 'ربوبیت' سے تعبیر کیا ہے)۔

Marx, Karl. (1857-58). *Grundrisse: Foundations of the Critique of Political Economy*.

(یہاں مارکس 'Rich Individuality' یا کثیر الجہتی انفرادیت کا تصور پیش کرتا ہے جس کا ذکر مقالے میں ہے)۔

Marx, Karl & Engels, Friedrich. (1848). *The Communist Manifesto*.

(سرمایہ داری کے 'انقلابی اور ترقی پسند' کردار پر بحث کے لیے)۔

۳۔ فلسفیانہ اور اخلاقی تشریحات (Philosophical Interpretations)

Fromm, Erich. (1961). *Marx's Concept of Man*.

(یہ کتاب مارکس کے اس اخلاقی پہلو کو اجاگر کرتی ہے کہ اس کا اصل مقصد انسان کی روحانی اور تخلیقی آزادی تھا)۔

Meszaros, Istvan. (1970). *Marx's Theory of Alienation*.

(انسانی اجنبیت اور سماجی روابط کی پیچیدگیوں پر بہترین علمی کام)۔

Avineri, Shlomo. (1968). *The Social and Political Thought of Karl Marx*.

(مارکس کے 'عمل' (Praxis) اور تاریخ سازی کے نظریات پر جامع بحث)۔

۴۔ چینی ماڈل اور جدید تناظر (Modern Perspectives & China)

Harvey, David. (2005). *A Brief History of Neoliberalism* (Chapter on Neoliberalism with Chinese Characteristics').

(چینی نظام میں مارکیٹ اور ریاست کے ملاپ کی معاشی و سیاسی تفہیم کے لیے)۔

Bell, Daniel A. (2015). *The China Model: Political Meritocracy and the Limits of Democracy*.

(یہ کتاب چین کے انتظامی ڈھانچے اور اس کی 'اجتماعی ربوبیت' کے عملی نفاذ پر روشنی ڈالتی ہے)۔